© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

وطنِ عزیز مملکتِ اسلامیہ پاکستان آج جن حالات سے دوچار ہے اس کی سنگین نزاکتوں کو سوچتے سوچتے قوٰی ماؤف اور حواس بجا طور پر معطل ہو جاتے ہیں، پاکستان اسلام کے نام پر تمام مادی، وطنی، علاقائی اور جغرافیائی جذبات اور احساسات کو قربان کرنے کی سب سے بڑی مثال تھی اور گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کے نام پر اس کے نام لیواؤں کی مال، جان اور عزت و آبرو کی سب سے بڑی قربانی ذرا سوچئے تو پچھلے دو سو برس سے ہمارے اسلاف نے غلامی کا جُوا اتار پھینکنے کیلئے کیا کچھ نہیں کیا۔ یہ آزادی اُن لامثال قربانیوں کا صلہ تھی جس کی صبح کے انتظار میں ان گنت ستاروں کا خون ہو چکا تھا ـــ مگر اتنی عظیم نعمت کا ہم نے کیا شکریہ ادا کیا ـــ؟ ہم نے قدرت کی دی ہوئی اس عظیم الشان نعمت کی ہر طرح اور بڑی بے دردی سے ناقدری کی۔ اخلاق، سیاست، معاشرت، تمدن، معاشیات اور تعلیم و تہذیب وہ کونسا میدان تھا جس پر ہماری شکر گذاری کی پرچھائیں تک پڑ سکی ہو۔ ہم نے آزاد ہوتے ہی منزلِ مقصود سے منہ پھیر لیا اور نتیجہ میں ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ کے چوراہے تک پہنچ گئے ـــ ہم نے غلامی سے نجات پا کر خدائے حی و قیوم کے بتلائے ہوئے راستوں کو چھوڑا اور بنی اسرائیل کی طرح۔ اجعل لنا الٰھا کما لھم آلھہ۔ کا نعرہ لگایا اور اپنی آس امریکہ برطانیہ روس و چین سے لگا بیٹھے۔ اسلامی نظریہ چھوڑ کر باقی ہر لحاظ سے جس ملک کا خمیر اور تانا بانا افتراق اور انتشار کی بنیادوں پر اٹھایا گیا تھا، اسے ہم ایمانی رشتوں اور اسلامی بندشوں سے ہی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا سکتے تھے مگر ہم نے اس ایمانی زنجیر پر کتنی کاری ضربیں لگائیں اور بالآخر یہ ظلم اور ناقدری فلسفہ عروج و زوال اقوام کے عین مطابق اویلبسکم شیعًا ویذیق بعضکم باس بعض کی شکل میں سامنے آگئی ؎

گندم از گندم بر آید جو ز جو　　از مکافاتِ عمل غافل مشو

شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت ـــ ان بطش ربک لشدید۔ خداوند کریم کا اعلان ہے کہ شکر گذاری مزید انعامات کا سبب بنتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ـــ

مگر آہ! ہماری بدنصیبی کہ جو سرزمینِ اسلام کیلئے ایک تجربہ گاہ ـ معمل ـ اور اقوامِ عالم کے لئے اس مادیت زدہ دور میں ایک مثالی عادلانہ ریاست بن سکتی تھی ـــ وہ ہماری مقصد فراموشیوں کی وجہ سے آج تماشا گاہِ عبرت بن گئی ہے۔ اور ناشکری کا وبال سامنے نظر آنے لگا ہے۔ ولئن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کفرتم ان عذابی لشدید ـــ لوگ ان حالات کے اسباب اور محرکات ظواہر میں ڈھونڈھتے ہیں، مگر مسلمان کی نگاہ ظاہر سے زیادہ باطن پر رہنی چاہیئے۔ مسلمان قوم اگر کھوج لگانا چاہے تو قرآن کریم کا فلسفۂ عروج و زوال ایک کھلی ہوئی اور بولتی ہوئی حقیقت اس کے سامنے رکھ دیتی ہے ـــ آزادی کے بعد کیا فرد اور کیا معاشرہ، کیا رعایا اور کیا حاکم، کیا قوم اور کیا لیڈر، سب کا ضمیر احساسِ امانت سے عاری ہو گیا اور جسکی زیادہ تر ذمہ داری حکمران طبقے پر رہے گی ـــ الناس علی دین ملوکھم۔

صحیح قیادت جو کبھی مسلمانوں کو میسر تھی وہ مفقود ہو گئی اور دیانتدار قیادت کی جگہ بد دیانتی اور بد دیانتی نے لے لی۔ پُر فریب نعروں سے اقتدار کی ہوس رکھنے والوں اور عوام کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے والوں نے خالی میدان پر شبخون مار کر اپنی لیڈری کی دکان آراستہ کر لی اور قوم کو اس گھاٹ تک پہنچایا۔ فاوردھم النار و بئس الورد المورود ـــ قوم نے انتخابات میں دونوں حصوں میں جو فیصلہ کیا وہ ایسی قیادت کا ایک ہولناک اور غیر طبعی ردِ عمل تھا۔ ہمارے علمی اخلاقی اور فکری افلاس امانت، دیانت، تدبر، اخلاص اور عمل سے عاری گھناؤنی تصویر کو دیکھ دیکھ کر کچھ اللہ والوں نے ایمانی فراست سے موجودہ نقشہ قائم کرنے کی اگر مخالفت کی تھی تو وہ ایک اسلامی ریاست کی تشکیل کی ہرگز مخالفت نہ تھی۔ بلکہ شاید ان کی عقابی نگاہیں ایمان کی روشنی میں ہمارے موجودہ کردار اور اطوار کو بھانپ گئی تھیں۔ پھر اُن کے جو اندیشے اور خدشے تھے کیا ایک ایک کفلق الصبح صادق نہیں ہوئے ـــ آج مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیراعظم جی ایم صادق کو یہ کہنے کی جرأت ہو رہی ہے کہ "دو قومی نظریہ ایک فریب تھا" اس نے یہ بھی کہا کہ پاکستان میں اب جو واقعات پیش آ رہے ہیں وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہم نے بھارت سے اپنی قسمت وابستہ کر کے انتہائی صحیح فیصلہ کیا تھا ـــ کاش! ہمارے پاس عمل کی دنیا میں آج ایک ایسی قوت ہوتی کہ اتنا تلخ طمانچہ لگانے پر ہم اس کے ہاتھ کاٹ سکتے۔ ہم اُس کی زبان نوچ کر دنیا کو سمجھاتے کہ دیکھیے دو قومی نظریہ ایک زندۂ جاوید حقیقت ہے اور اسی حقیقت کو جھٹلانے والے کتنے عیار ہیں۔ مگر آہ! ہم جواب دیں تو کیا۔ اور ان حالات تک پہنچانے میں خراجِ تحسین پیش کریں تو کس کو ـــ جی ایم صادق کو یہ جواب تاریخ دے سکے گی کہ دو قومی نظریہ ایک فریب تھا یا حقیقت ـــ مگر اب پاکستان جب بن چکا ہے تو ہم اسے ایک زندہ جاوید حقیقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے کعبہ و قبلہ کی طرح محترم ہے، ہم اسکی کسی ایک اینٹ کو بھی اپنی جگہ سے الگ نہیں کرنا چاہتے۔ یہ ضعیف کے کروڑ مسلمانوں کا آخری سہارا ہے۔ مسلمانوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خون اور ہڈیوں سے تعمیر کی گئی یہ مسجد مقدس کب تخریب اور بربادی کی روادار بن سکتی ہے۔ ہم مسلمان ہیں، اور ہم پاکستانی ہیں، جو لوگ اس نعمتِ خداوندی کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں خواہ ان کا تعلق مغرب سے ہو یا مشرق سے وہ پورے برصغیر کے مسلمانوں کے قاتل بننا چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان کے ہیں اور پاکستان ہمارا۔ اسکی حفاظت اور بقاء کیلئے اپنی ہر متاع قربان کرنا ہمارا مذہب اور ہمارا دین ہے۔ اور یہ صرف اور صرف اس لئے کہ یہ کروڑوں مسلمانوں کی پناہ گاہ اور اسلام کی حاکمیت کے نام پر حاصل کی گئی سرزمین ہے۔ اور جب تک یہاں اللہ کی حکمرانی قائم نہیں ہوگی پوری قوم کا اجتماعی ضمیر مردہ رہے گا۔ دنیا کی قومیں ہماری مقصد فراموشی کا مذاق اڑاتی رہیں گی، ہم اللہ کے ہاں اپنی مسئولیت سے عہدہ برآ نہیں ہوں گے۔ ہماری یہ مصیبتیں عافیت اور راحت سے نہیں بدلیں گی۔ اگر ہمیں لوٹنا ہے تنزل سے ترقی اور افتراق سے اتحاد کی طرف تو اللہ کی اسی رسی کو مضبوطی سے تھام کر ہی اپنی شیرازہ بندی کر سکتے ہیں جسے تھام کر ہم نے پاکستان کو پایا ـــ آج اگر اسے بچانا ہے تو اسی سبق کیطرف لوٹ جاؤ۔ پناہ صرف اللہ کے دامن میں مل سکتی ہے۔ آج ہماری حالت "علیٰ شفا حفرۃ من النار" کی ہے۔ کاش! یہ حالات ہمارے لئے سبق بن سکیں ـــ خاکم بدہن اگر ہم نہ سنبھلے اور ہمارا رہا سہا شیرازہ بکھر گیا تو پاکستان کی تباہی برصغیر کے مسلمانوں کے لئے تاریخ کی سب سے بڑھ کر تباہی ثابت ہوگی۔ خلافتِ عباسیہ کے زوال، مسجد اقصیٰ کے کے سقوط اور فتنۂ تاتار و ہلاکو سے بڑھ کر ـــ المیہ ـــ! اس لئے کہ بظاہر اس کے بعد برصغیر کے تقریباً بیس کروڑ مسلمانوں کو کہیں بھی پناہ گاہ نہ مل سکے گی اور اسلامی دنیا کے نقشہ پر کسی اور اسپین اور روسی ترکستان کے دھندلے اور مٹے ہوئے نقوش ابھر آئیں گے ولا فعلہا اللہ لکن ذلک۔ ان اللہ لا یغیر ما بالقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ آج پھر قرآن کریم ہم سب کو مشرق اور مغرب کے ہر باشندے کو بانگ دہل کہہ رہا ہے: وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر۔ یہ چند بے ربط اور ناتمام درد انگیز نالے ہیں جو آج کی فرصت میں پیش قارئین کئے گئے ؂

اندکے پیش تو گفتم غمِ دل و ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ربنا لا تؤاخذنا بما فعل المترفون والسفہاء منا ان ہی الا فتنتک ۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من ہذا الکرب العظیم ۔

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل ۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com